جمعہ 13 جون 2003ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 13 جون 2003ء 12 ربیع الثانی 1424 ہجری-13 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 130

شفیق باپ

حضرت جابر بن سمرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی- جب حضورؐ گھر کی طرف جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا راستے میں اور بچے بھی آ گئے- حضورؐ نے ایک ایک کر کے میرے سمیت سب کے رخسار تھپتھپائے- میں نے حضورؐ کے ہاتھ کو اتنا ٹھنڈا اور خوشبودار پایا گویا کہ آپ نے اسے عطار کے تھیلے سے نکالا ہے-

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحۃ النبی حدیث نمبر 4297)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

آپ بچوں کو گود میں اٹھائے ہوئے باہر نکل آیا کرتے تھے۔ اور سیر میں بھی اٹھالیا کرتے۔ اس میں کبھی آپ کو تامل نہ ہوتا تھا۔ اگرچہ خدام جو ساتھ ہوتے۔ وہ خود اٹھانا اپنی سعادت سمجھتے۔ مگر حضرت بچوں کی خواہش کا احساس یا ان کے اصرار کو دیکھ کر آپ اٹھالیتے اور ان کی خوشی پوری کر دیتے۔ پھر کچھ دور جا کر کسی خادم کو دیتے۔ صاحبزادی امۃ النصیر کی وفات پر ان کا جنازہ بھی حضور نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تھا اور چھوٹے بازار سے باہر نکلنے تک یعنی اڈا خانہ تک حضور ہی اٹھائے ہوئے لے گئے تھے۔ یہ تمام واقعات حضور کی کمال شفقت اور محبت پر دلالت کرتے ہیں۔(۔)

بچوں کی ہر قسم کی خوشی کی تقریبوں کو آپ مناتے اور ان میں شریک ہوتے۔ آمین کے جلسے ہوتے تھے۔ اور اس تقریب پر سچی اور حقیقی خوشی کا اظہار ہوتا تھا۔ اور نمونہ دکھایا جاتا تھا۔ مگر یہ تقریبیں مسنون اور معروف ہوتی تھیں۔ آپ یہ کبھی پسند نہ فرماتے تھے۔ کہ ان تقریبات پر کسی قسم کا کوئی ایسا فعل ہو جو خلاف شریعت اور خلاف سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ بچوں کے عقیقہ کی تقریب تو ان کے بچپن کے ایسے وقت ہوتی ہے کہ ان کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ البتہ آمین کی تقریب ایسی تھی۔ کہ وہ محسوس کرتے تھے۔ اور جانتے تھے کہ کیا ہو رہا ہے۔ ان تقریبوں کی کیفیت اور اس وقت کے جذبات کا اظہار ہر ایک آمین سے ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی آمین کی تقریب کے بعد پھر تمام بچوں کی آمین کی ایک ہی تقریب تھی اور ہر دو تقاریب کی آمین شائع شدہ ہے۔ حضرت نواب صاحب کے بچوں کی آمین کی بھی تقریب ہوئی تھی۔ اور وہ بچے آپ کے سامنے پیش کئے گئے جنہوں نے قرآن مجید ختم کیا تھا حضور بہت مسرور ہوئے اور دعا کی۔ اسی طرح صاحبزادہ عبدالحی مرحوم کی آمین اور میاں محمد اسحاق صاحب کی شادی کی تقریب بھی اپنے رنگ میں بہت ہی خوشگوار اور مسرت افزا تقریبیں تھیں۔

غرض حضور بچوں کی خوشیوں کی تقریب میں شریک ہوتے تا کہ ان کی خوشی دوبالا ہو جاوے۔ اور ایسی تقریب کا بابرکت ہو جانا تو ظاہر بات ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 389)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو

☆ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدواران کا انٹرویو انشاء اللہ 9۔اگست 2003ء بروز ہفتہ بوقت 7 بجے وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا۔

☆ امیدواران داخلہ کیلئے اپنی درخواست والد / سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

☆ درخواست میں نام۔ولدیت۔تاریخ پیدائش۔عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

شرائط داخلہ جامعہ احمدیہ

i۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو

ii۔ ایف اے / ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔

iii۔ میٹرک کے امتحان میں کم از کم B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔

iv۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

v۔ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

vi۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق صحت درجہ اول ہو۔ (میڈیکل چیک اپ انٹرویو میں کامیابی کے بعد فضل عمر ہسپتال میں ہوگا)

☆ امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1988ء (2)

8	مارچ	سرگودھا میں اپنے مکان پر کلمہ لکھنے کے جرم میں ایک احمدی کی گرفتاری۔
11	مارچ	حضور نے صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ہر ملک میں نمائش گاہ تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔ جس میں زیادہ کام وقار عمل سے کیا جائے۔
26	مارچ	احمدیہ بیت الذکر جموں بھارت کی تعمیر کا آغاز۔
کیم	اپریل	احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے مرکزی دفتر کا ربوہ میں افتتاح ہوا۔
کیم تا 3	اپریل	ربوہ میں جماعت کی مجلس مشاورت۔
8	اپریل	حضور نے گلاسگو میں احمدیہ بیت الذکر کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔
9	اپریل	امیر جماعت شام منیر الحصنی صاحب کی وفات۔ 1927ء میں بیعت کی۔ شام کے پہلے احمدی تھے اور 48ء میں شام کے مربی اور امیر مقرر ہوئے۔
10,9	اپریل	سالار بنگال بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔
10	اپریل	راولپنڈی میں اوجھڑی کیمپ میں دھماکے سے خوفناک تباہی۔ جماعت کی طرف سے جسمانی اور مالی امداد۔ مرکزی جماعت کی طرف سے ہمدردی کا پیغام اور ایک لاکھ روپے کی امداد۔
10	اپریل	گوجرہ کے ایک احمدی کے خلاف مکان پر کلمہ لکھنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا۔
13	اپریل	ربوہ میں جماعت کے تعلیمی ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی کا افتتاح عمل میں لایا۔
5	مئی	گورنر بہار بھارت کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔
14	مئی	وارہ لاڑکانہ میں ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا۔ جھنگ کے ایک احمدی کی ضمانت سیشن کورٹ نے نامنظور کر دی ان پر کلمہ طیبہ لکھنے کے الزام میں مقدمہ بنایا گیا۔
18	مئی	اٹک کے ایک احمدی کو شادی کارڈ پر بسم اللہ لکھنے کے جرم میں 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔
23	مئی	ننکانہ میں ایک احمدی کو تلاوت قرآن کرتے ہوئے زدوکوب کیا گیا۔
25	مئی	سرگودھا میں ایک احمدی طالب علم کو مارا پیٹا گیا اور 298 سی کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔
25	مئی	ڈگری کالج ہری پور کے ایک احمدی طالب علم کو گرفتار کر لیا گیا۔
26	مئی	گورگیج لاڑکانہ میں 4 احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔
27 مئی تا 10 جون		حضور کا سلسلہ خطبات جس کے آخر پر حضور نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔
27 مئی تا 9 جون		خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی 33 ویں سالانہ تربیتی کلاس 41 اضلاع کے 668 خدام شریک ہوئے۔
	مئی	لندن سے ماہوار عربی رسالہ التقوی کا اجراء۔

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے اور اسی میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے۔ نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں اور جیسے جیسے انسان نماز میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ ن مرف فلاح کی مزید کنجیاں عطا ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے عمداً لفظ کنجی استعمال نہیں کیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ نماز کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انسان کو نئے امور کا فہم عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور نئے مضامین اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں..........

جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلا پیدا ہوگئی ہے۔ ایک آواز پر لبیک کہنے کیلئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں اور جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ جماعت اس آواز پر لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص فی ذاتہ کچھ چیز نہیں اگر اس اخلاص کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی طرح کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں۔ بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں ٹھہر جانے والی نہیں۔ عبادت کسی موسمی کیفیت کا نام نہیں عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے۔ عبادت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ کئی قسم کے زندہ رہنے کیلئے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے وہ ایسا مستقل، دائمی، لازمی اور ہر لمحہ جاری رہنے والا رشتہ ہے کہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکر الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم نماز ہے، کم سے کم ذکر الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس وقت اس مجلس میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں مگر میں حال کے موجودہ دور کی بات نہیں کر رہا ہوں میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے بالعموم ہر فرد بشر، ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں، ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ وہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے اتار پھینکا جا سکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے۔

(الفضل 22 جون 1998ء)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رفقاء حضرت مسیح موعود کے قبولیت دعا کے واقعات

دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں غیب کی خبریں عطا کی گئیں

عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

منشی نور محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم قریباً 18-17 آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مجلس علم وعرفان میں بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول پر خاص حالت وارد ہوئی۔ منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے جسم پر کپکپی سی طاری ہو جاتی اور چہرہ سرخ ہو جاتا اور ہم سمجھ جاتے کہ اب حضرت کسی اور دنیا میں مشغول ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا دیکھو تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں؟ آپ کے استفسار کے جواب میں عرض کیا گیا کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب ابھی اٹھ کر گئے ہیں۔ یہ روایت اس طرح بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا میاں شریف احمد صاحب کو جلد واپس بلا لاؤ۔ غالباً حضرت میاں صاحب اجازت لے کر مجلس سے اٹھ کر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب کو بلایا گیا۔ حضرت میاں صاحب پیشاب کے لئے گئے تھے۔ چنانچہ جب عرض کیا گیا کہ میاں صاحب آگئے ہیں تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بہت تضرع سے دعا مانگی۔ دعا سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ اس مجلس میں جو احباب ہیں وہ سب جنتی ہیں۔

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب ص 44)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

مکرم نیک محمد خان صاحب اور مکرم صباح الدین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کسی کے ہاں رات مہمان تھے۔ آپ کو پتہ چلا کہ گھر والے سخت پریشان ہیں۔ دریافت کرنے پر گھر والوں نے بتلایا کہ ان کا بچہ گم ہو گیا ہے۔ آپ کو اس کا بے حد قلق ہوا اور خان صاحب فرماتے ہیں آپ ایک بجے شب تک سو نہ سکے اور دعا کرتے رہے۔ آپ کو کشفاً دکھایا گیا کہ بچہ گھر آ گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے گھر والوں کو اطلاع کر دی کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ آپ کا بچہ مل جائے گا۔ نیک محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ سوئے۔ ہوا یوں کہ ان کا بچہ موٹر کے پیچھے بیٹھ گیا اور شہر سے چھ میل باہر تک چلا گیا۔

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب ص 85)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

☆ آپ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں سلسلہ کے دفاتر میں بھی ایک عرصہ تک کام کرتے رہے ہیں۔ ان کی پہلی شادی بٹالہ میں ان کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔ ان کے ہاں جب اس بیوی سے ایک عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تو انہوں نے مجھ کو دعا کی تحریک کی۔ جب میں دعا کرتا ہوا رات کو سویا۔ تو میں نے رویا میں دیکھا کہ شیخ صاحب کے مکان پر خچر "بغلة الشهباء" بندھی ہوئی ہے۔

اس خواب کی مجھے یہ تفہیم ہوئی۔ کہ شیخ صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ گو بوجہ فطری سعادت کے مخلصانہ تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن خچر کی عموی سرشت کے مطابق ناقابل اولاد ہیں۔ چنانچہ میں نے اس رویاء سے مکرمی شیخ صاحب کو اطلاع دے دی اور اس کی تعبیر سے بھی آگاہ کر دیا۔ اس کے بعد سالہا سال گزرنے کے باوجود ان کی اہلیہ محترمہ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس صالحہ بیوی کی وفات کے بعد شیخ صاحب موصوف نے حکیم سراج الحق صاحب احمدی آف ریاست پٹیالہ کی دختر سے شادی کی۔ جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی بچے تولد ہوئے جو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ہیں۔ (حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 10)

☆ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار مرکزی ہدایت کے ماتحت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں (دعوت الی اللہ) کی غرض سے مقیم تھا۔ دوران قیام میں ایک خط حضرت مکرم ومحترم حبی فی اللہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے آیا۔ جس میں لکھا تھا کہ سیدہ حضرت ام طاہر حرم ثالث حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت یاب فرمادے۔ انہیں لاہور کے ہسپتال میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ نیز ان کی صحت کے متعلق استخارہ کرنے کی فرمائش تھی۔ دعا تو خاکسار اہل خاندان کے لئے ان کے ہمدردانہ تعلقات کی وجہ سے پہلے ہی کر رہا تھا۔ لیکن حضرت سیدی میاں بشیر احمد صاحب کی تحریک پر پہلے سے بھی زیادہ متضرعانہ دعائیں شروع کر دیں۔ اسی سلسلہ میں ایک دن دعا کرتے ہوئے مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ اور میرے سامنے ایک کاغذ پیش کیا گیا جس پر قضاء وقدر کے احکام میں سے آخری حکم کے نفاذ کے متعلق ایک نظم میں اطلاع دی گئی تھی وہ ساری نظم تو بعد میں مجھے یاد نہ رہی صرف ذیل کا الہامی کلام یاد رہا ۔

کسے نماند بہ دنیا کسے نہ خواہد ماند
بجز خدائے کہ باقی بماند و خواہد ماند

اس کی دوسری قراءت بجائے "کسے نماند بہ دنیا" کے "کسے نماند در ینجا" کا فقرہ تھی۔ چنانچہ خاکسار نے اس منذر الہام سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اطلاع دیدی۔ اس منذر الہام میں علاوہ حضرت سیدہ ام طاہر کے حضرت میر محمد اسحٰق کی وفات کے متعلق بھی اطلاع دی گئی تھی اور دونوں کی وفات کے درمیان چند ہی روز کا وقفہ وقوع میں آیا تھا۔ دونوں کی وفات سلسلہ احمدیہ کے لئے شدید نقصان کا موجب تھی۔ اس لئے کہ دونوں مقدس ہستیاں خاندان کے افراد سے تھیں۔ اور اس لئے بھی کہ جماعت کی بیش بہا خدمات کی انجام دہی ان دونوں کے ساتھ وابستہ تھی۔ ان حالات میں دونوں مقدس ہستیوں کی وفات کا حادثہ کوئی معمولی حادثہ نہ تھا۔ اور یہ دونوں مقدس وجود آسمان رفعت کے کوکب دری اور ملت بیضاء کے درثمین تھے۔ اور دونوں کی وفات کا ذکر اس منذر الہام میں بطور اطلاع پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ فقرہ کہ کسے نماند در ینجا۔ اس سے حضرت ام طاہر کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔ اور یہ فقرہ کہ کسے نہ خواہد ماند اس میں حضرت میر صاحب کی وفات کی طرف ایماء کیا گیا تھا۔

(حیات قدسی حصہ چہارم ص 181,180)

☆ اسی طرح جب حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان میں شدید طور پر علیل ہوئے۔ تو میں ان دنوں پشاور میں مقیم تھا۔ ان کی علالت کی اطلاع ملنے پر میں نے متواتر دعا شروع کی۔ اور کئی دن تک جاری رکھی۔ آخر مجھے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں مخاطب فرمایا:

"میر محمد اسمٰعیل ہمارا محبوب ہے ہم خود اس کا علاج ہیں"

اس کے چند روز بعد حضرت میر صاحب وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل اولاد پر اپنی رحمت اور فضل تا ابد نازل فرماتا رہے۔ آمین۔ آپ کی وفات پر میں نے فارسی زبان میں ایک مرثیہ لکھا جس میں اپنے جذبات غم اور آپ کے مناقب جلیلہ کا ذکر کیا۔ (حیات قدسی حصہ چہارم ص 181)

☆ جب خاکسار پشاور میں مقیم تھا۔ تو حضرت اماں جان کی طبیعت زیادہ علیل ہو گئی۔ تو ان کی صحت یابی کے لئے دعا کے اعلانات کے علاوہ سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے متعدد خطوط خاکسار کے نام دعا کے لئے موصول ہوئے۔ چنانچہ خاکسار ناچیز غلام نے دعاؤں کا سلسلہ بالالتزام جاری رکھا۔ ایک دن میں دعا کر رہا تھا کہ اچانک میری زبان پر الہاماً فقرہ جاری ہوا

(معزز طاقتور بادشاہ کے پاس مقدس جگہ پر)

میں نے اس الہام سے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں اطلاع دے دی جس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اس الہام سے تو حضرت مقدسہ کی رحلت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ چند روز کے بعد ہی حضرت سیدہ انتقال فرما گئیں۔

(حیات قدسی حصہ پنجم ص 158-159)

حضرت مولانا ابراہیم بقاپوری صاحب

نومبر 1937ء میں شیخ نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس پر جب کہ وہ میر پور خاص سندھ میں ملازم تھے۔ سرکار کی طرف سے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں وہ معطل ہو گئے اور مقدمہ سنگین صورت اختیار کر گیا۔ تو انہوں نے مجھے موقعہ پر ہی اپنے پاس دعا کے لئے بلا لیا۔ انہی دنوں میں مرزا سعید احمد صاحب مرحوم ابن صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی خطرناک بیماری کے متعلق بھی لندن سے تاریں آنی شروع ہوئیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ان کے لئے بھی مجھے دعا کی تحریک فرمائی 4-3 دسمبر 1937ء کی درمیانی رات مطابق 29 رمضان شریف بوقت ساڑھے چار بجے دیکھا کہ ایک مرغے اور دنبے کو بلا گلے سے کاٹ کر مار گیا ہے۔ میں ذبح کرنے کے لئے کہتا ہوں تو مرغے کی آواز دور سے سنی اور معلوم ہوا کہ بالکل صحیح ہے۔ مگر دنبہ منہ کے بل مردہ پڑا ہے۔ یوں معلوم ہوا کہ مرغ سے مراد شیخ نیاز محمد صاحب اور دنبہ سے مراد مرزا سعید احمد صاحب ہیں۔ چنانچہ 13-12 جنوری 1938ء کی درمیانی رات مرزا سعید احمد صاحب لندن میں وفات پا گئے۔

(حیات بقاپوری جلد 1 صفحہ 183-184)

☆ ماہ جون 1940ء میں محمد اسمٰعیل بقاپوری کے لئے دعا کی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک میدان میں لوگ جمع ہیں۔ ایک نے کہا کہ اسمٰعیل کی تنخواہ 60 روپے سے شروع ہو گی۔ دوسرے نے کہا 100 روپے سے ہو گی۔ چنانچہ 14 اگست 1940ء کو 60 روپے کی جگہ پر عارضی طور پر ملازم ہوا۔ پھر 11 نومبر 1940ء کو مستقل ہو کر ایک سو روپے پر ترقی مل گئی۔

(حیات بقاپوری جلد 1 ص 194)

☆ اسی طرح ایک دفعہ قاضی مبارک احمد صاحب

(مربی) کی والدہ نے مجھے دعا کے لئے کہا۔ کہ عرصہ ہوا۔ میرے لڑکے کا خط نہیں آیا۔ جس سے سخت تشویش ہے۔ میں نے دعا کی تو القاء ہوا۔ کہ بہت جلد تمہارے لڑکے کا خط آ جائے گا۔ چنانچہ دوسرے دن خیریت کا خط آ گیا۔

(حیات بقاپوری حصہ سوئم ص133-132)

حضرت چوہدری غلام محمد خاں گرداور قانونگو صاحب

میں جھنگ سے کرنال آنے کے لئے چلا۔ فوستہ میں گھر نزدیک ہی تھا اس لئے حاجی پور پھگواڑہ میں منشی حبیب الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے گھر کا حال پوچھا فرمانے لگے کہ سقہ آیا تھا ایک دن انتظار کر کے واپس چلا گیا۔ کہتا تھا کہ تمہاری بھاوجہ پلیگ سے بیمار ہے۔ جب میں گھر پہنچا تو بھائی کو متفکر پایا۔ پوچھا تو بتایا کہ ان کی بیوی اور سالی دونوں بہنیں بیمار ہیں۔ ہم دونوں بھائی اس گاؤں گئے جو تین چار کوس کے فاصلہ پر تھا وہ دونوں زیادہ بیمار تھیں۔ بھاوجہ کو تو کچھ ہوش تھی۔ گرم اینٹ سے گلٹیوں پر سینک دے رہے تھے۔ کچھ باتیں بھی کیں کہ بھائی اتفاق سے آ گئے ورنہ آخری وقت منہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوتا۔ شام کو واپس گھر آئے۔ رات کو نماز عشاء کیلئے اٹھا، خوب توجہ سے دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملی کہ تمہاری بھاوجہ اب تو نہ مرے گی بلکہ لڑکا پیدا ہوگا۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد فوت ہوگی۔

میں کرنال چلا گیا۔ تو ڈیڑھ سال کے بعد بھائی کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے۔ میری حالت اس وقت کی دعا یاد کر کے مغموم ہوگئی۔ میں نائب تحصیلدار سردار امر سنگھ کے پاس گیا۔ انہوں نے غمناک صورت دیکھ کر وجہ دریافت کی میں نے کہا ابھی تو خیریت ہے بلکہ خوشی کی خبر ہے جو گھر سے آئی ہے۔ مگر اس کے پیچھے ایک خبر مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد جلد ہی موت واقع ہوگی۔ کچھ دنوں کے بعد ان کی موت کی خبر کا خط آیا تو انہیں دکھلایا۔ حیران ہو گئے۔

(حضرت چوہدری غلام محمد خاں گرداور قانونگو ص23,22)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب

ایک دفعہ 1925ء میں جب کہ بوجہ زیادتی اخراجات کے انجمن میں تخفیف ہوئی اور میں بھی تخفیف میں آ گیا۔ اور اخراجات خانگی نے مجھے ازحد پریشان کیا۔ تو میں نے اس تنگی میں سوائے خدا کے آستانہ کے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا۔ لہٰذا میں اس کی جناب میں جھک گیا۔ یہاں تک کہ رمضان المبارک آ گیا۔ اور اس میں مزید دعاؤں کی توفیق ملی۔ اور پھر جب اعتکاف میں اور بھی سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں کا موقعہ میسر آیا تب الہام ہوا۔ دم وٹ زمانہ کٹ بھلے دن آون گے۔ لیکن جب اس بشارت پر بھی عرصہ گزر گیا۔ اور تنگی نے بہت ستایا۔ تو بشارت ہوئی۔ غم مخور۔ چنانچہ اس بشارت کے چند دن بعد خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام محمود احمد ہے۔ اور اس کے بعد میں اگست 1926ء کو محکمہ اشتمال اراضیات میں بمشاہرہ 90 روپے ماہوار سب انسپکٹر ہو گیا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تیس روپیہ ماہوار کی بجائے نوے روپیہ ماہوار عطا فرما دیئے۔ (رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 51)

حضرت مولانا محمد حسین صاحب

1912ء اور 1913ء میں دونوں سال میں بیت اقصیٰ قادیان میں اعتکاف بیٹھا۔ 1913ء کے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں جب ہم اعتکاف بیٹھے تو بیت اقصیٰ میں بہت رونق تھی اور کافی رفقاء اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت صرف چند کے نام یاد ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب، صوفی غلام محمد صاحب، مولوی محمد عارف صاحب، ماسٹر نور الٰہی صاحب باقی یاد نہیں رہے۔ جب ستائیسویں رات آئی تو آسمان ابر آلود تھا اور حضرت خلیفہ اول نے بعد نماز عشاء و تراویح کا پیغام بھیجا کہ آج معتکفین دعاؤں میں زور لگالیں خدا کے فضل سے بہت دعائیں کی گئیں۔ اس رات خواب میں معتکفین نے مختلف خوابیں دیکھیں مگر میں نے درج ذیل خواب دیکھا کہ جس جگہ اب مولوی شیر علی صاحب کی کوٹھی ہے وہاں ایک وسیع میدان تھا اور خلیفہ اول قرآن کریم کا درس فرما رہے ہیں۔ غالباً پچیس واں سپارہ تھا۔ قطب کی طرف حضور کا چہرہ مبارک تھا اور ہم سب لوگ قرآن کریم کھولے درس سن رہے ہیں اور حضرت میاں محمود احمد صاحب بڑی تیزی کے ساتھ سائیکل پر وہاں پہنچتے ہیں اور سب لوگوں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ میں نے بھی مصافحہ کیا اور اپنے ہاتھوں سے قرآن کریم میاں محمود احمد صاحب کے ہاتھوں پر رکھ کر انگلی سے بتایا کہ میاں یہاں تک میں نے درس دیا ہے اور اس کے آگے آپ شروع کر دیں۔ مولوی صاحب ایک بینچ پر بیٹھ گئے اور حضرت میاں محمود احمد صاحب آپ کی کرسی پر بیٹھ گئے اور وہاں سے درس شروع کر دیا جہاں سے مولوی صاحب نے چھوڑا تھا۔ یہ نظارہ دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں تہجد میں مشغول ہو گیا۔

(میری یادیں صفحہ 18)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک عزیز جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ملاقات سے قبل کئی ایک روحانی اور دنیوی کمزوریوں مثلاً نمازوں میں سستی اور تلاش معاش میں کوتاہی، وغیرہ امراض کا شکار تھے۔ صرف چند روز تک آپ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے خدا نے نہ صرف ان کی کوتاہیوں کو دور فرما دیا۔ بلکہ ایک باخدا انسان بنا دیا۔

ایک دفعہ ان کو بہ سلسلہ ملازمت سمندر پار جانا پڑا۔ وہاں آپ عرصہ دراز تک لاپتہ ہو گئے۔ اس طویل انتظار نے عزیز و اقارب کو ان کی زندگی سے مایوس و ناامید کر دیا۔ لیکن اس عرصہ میں میں نے جب بھی حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ان کی خاطر دعا کے لئے عرض کی۔ آپ فرماتے میں نے دعا کی ہے وہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کے اس فقرہ میں مجھے وثوق کا ایک بحر بیکراں نظر آیا۔ جیسے آپ کشف میں تمام حالات دیکھ کر بتا رہے ہوں۔ چنانچہ قریباً چار یا پانچ سال کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں آپ کی خیریت کی اطلاع بھی مل گئی۔ اور آپ غالباً 1945ء میں بعافیت واپس تشریف لے آئے۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص255-254)

چھاؤں جیسا

زیست کی دھوپ میں اک شخص ہے چھاؤں جیسا
اس کا ہونا ہے بہاروں کی ہواؤں جیسا

اس نے اندر کے اندھیروں کو اجالے بخشے
پیاسی روحوں کو، وہ ساون کی گھٹاؤں جیسا

جب کبھی بھی کسی مشکل نے ہمیں آ گھیرا
مجھ کو وہ شخص لگا ماں کی دعاؤں جیسا

اس کی عادت ہے، جلائے گا محبت کے چراغ
گرچہ دشمن کا رویہ ہے ہواؤں جیسا

جب بھی وہ ہونٹ ملے نور کی برسات ہوئی
اس کا ہر قول ہے سورج کی شعاعوں جیسا

غیر ممکن ہے کہ دکھلا دے نمونہ کوئی آج
اک خلافت سے کروڑوں کی وفاؤں جیسا

تہمینہ ثمین

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب

احمدی طلبہ اور والدین کے لئے مفید مشورے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"۔ یوں تو جماعت میں سینکڑوں لوگ ایسے ہوگزرے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو ان سطور کا مصداق پایا۔ نمایاں طور پر بین الاقوامی سطح پر جن شخصیات نے اپنی ذہانت و فطانت کے ذریعے اپنا اعتراف کروایا ان میں ماہر قانون حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب، نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ماہر اقتصادیات حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ان بزرگوں نے اپنی زندگیوں کا لمبا عرصہ یورپ اور امریکہ میں گزارا لیکن خدا کے فضل و کرم سے تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر قائم رہے۔

ان تمام بزرگوں کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی میں بزرگان سلسلہ نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ لیکن ان کے والدین اور عزیز و اقارب نے ان کی نگرانی اور رہنمائی میں کسی قسم کے تساہل سے کام نہیں لیا۔ یہ ان کی بروقت رشد و ہدایت ہی تھی جو ان کی ترقی کی منازل طے کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوئی۔

میں نے اپنی طویل تدریسی مدت کے دوران جو خامیاں طلبہ میں دیکھی ہیں ان کی یہاں نشاندہی کرنا مقصود ہے میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ ہماری ایک بڑی معقول تعداد اس لئے ترقی نہ کر سکی کہ وہ رہنمائی جیسی نعمت سے محروم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جن تخلیقی قوتوں سے نوازا تھا ان سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔

سب سے پہلے طلبہ کے لئے انتہائی ضروری یہ بات ہے کہ مضامین کا صحیح انتخاب کیا جائے یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ہمارے طلبہ وہی مضمون اختیار کرتے ہیں جو ان کے دوست رکھتے ہیں حالانکہ یہ مضمون ان کی طبیعت اور مزاج کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔ دوسرے نمبر پر ان کے والدین کی بے جا ضد ہے۔ بچہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو وہ اس کے لئے ڈاکٹری اور انجینئرنگ کے مضامین ہی کا انتخاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بچے کو انہی دو مضمونوں کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ بے شمار شعبہ جات ہیں جن میں وہ دماغی صلاحیتیں بہتر طور پر استعمال کر سکتا ہے عین ممکن ہے کہ ان مضامین میں اس کے لئے ایسے تحقیق کے سامان پیدا ہو جائیں کہ وہ ملک و قوم کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو اس لئے والدین کا فرض اولین ہے کہ یہاں وسعت قلبی کا مظاہرہ کریں۔

لطیفے کی حد تک یہ بات مشاہدے میں بار بار آئی ہے کہ ہمارے معاشرے میں ایسے سادہ والدین بھی پائے جاتے ہیں جن کا بچہ بار بار فیل ہوتا ہے لیکن وہ اسے ڈاکٹر یا انجینئر بنانا چاہتے ہیں اور ان موہوم اور بیکار خواہشات میں اپنے بچوں کی زندگیاں ضائع کر دیتے ہیں۔ اس لئے والدین کا فرض اولین ہے کہ اپنے بچوں کا نفسیاتی مطالعہ کریں۔ ان کے ذہنی رجحان کا پتہ لگانے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے کے لئے سنجیدگی اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہے۔ جب آپ نے یہ پہلا قدم درست سمت میں رکھ لیا ہے یقین کریں کہ آپ نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اور اپنے بچے کے لئے ترقیات کے دریچے وا کر دیئے ہیں۔

درسی کتب کی اہمیت

ٹیسٹ پیپرز، خلاصے اور امدادی کتب نے درسی کتب کی اہمیت کم کر دی ہے۔ بچے صرف امدادی کتب کا مطالعہ کر کے امتحان پاس کر لیتے ہیں۔ لیکن ان سے وہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جو ان سے پانا چاہئے۔ مثال کے طور پر انگریزی یا اردو کی درسی کتابیں لے لیں اگر انہیں بالکل نظر انداز کر دیا جائے تو علم و ادب کی وہ چاشنی پیدا نہیں ہوگی جس کا ہونا ضروری ہے۔ انگریزی ادب میں تو خاص طور پر مصنف کا اسلوب بیان۔ طرز تحریر وغیرہ خوبیوں سے محروم رہیں گے۔ بلکہ مزید مطالعہ کرنے میں دشواری حائل ہوگی۔ اس لئے درسی کتب کا مطالعہ ہماری گہری توجہ کا محتاج ہے۔ ایک ایک سطر گہری نظر سے پڑھنی چاہئے۔ طرز تحریر کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

امدادی کتب جن کا نام ہی "امدادی" ہے کا استعمال اسی نکتے تک محدود رہے۔ اس کو اپنا مقصد حقیقی نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ درسی کتب کے مطالعہ سے کبھی بھی صرف نظر نہیں کرنا چاہئے۔

فاضل مطالعہ

فاضل مطالعہ کے لئے کتب کا انتخاب سب سے اہم مسئلہ ہے ان کے انتخاب میں طالب علم بے راہ روی کا شکار ہو کر بغیر سوچے سمجھے ایسی کتب کا مطالعہ کرتا ہے جن کا تعلق اس کے پیشے سے نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ازدیاد علم کا باعث بھی نہیں ہوتا اور سراسر ضیاع وقت کا ذریعہ ہے۔ مضامین تو سائنس کے چنے ہوئے ہیں مگر مطالعہ ناولوں سے کیا جا رہا ہے یا پھر ایسے رسائل زیر مطالعہ ہیں جن کا تعلق دور ازکار باتوں سے ہے۔ ایسے ناول جاسوسی ہو سکتے ہیں یا ان کا مواد جنسیات پر مبنی ہوتا ہے جو اخلاق و کردار کو اس قدر داغدار کر دیتے ہیں کہ زندگی ناکامیوں اور نامرادیوں کا مرقع بن جاتی ہے ایسی صورت حال پر مکمل قابو پانا ہے۔ ایسی کتب اور رسائل کے مطالعہ سے پرہیز کرنا ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں پر کڑی نظر رکھیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے بچے کس قسم کی کتابیں یا رسائل وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ انہیں اپنے مضامین سے متعلقہ کتابیں پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

احمدی طلبہ کے لئے مرکز ایسے رسائل اور جرائد شائع کر رہا ہے جن کے مطالعہ سے اسے حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ عام کتب کے ساتھ ان کتب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ ہماری زندگی کا مقصد ان دنیاوی ذرائع کو استعمال کرنا ہی نہیں ہے بلکہ خالق کائنات سے زندہ جاوید تعلق پیدا کرنا ہے اس کے لئے مرکز نے نہایت جامع اور مفید لٹریچر تیار کیا ہے۔ اردو۔ عربی۔ انگریزی زبانوں میں نہایت ثقہ اور مستند کتابیں شائع کی ہیں۔ جن کے مصنفین نہایت قابل ہیں اور انہیں زبان پر مکمل عبور حاصل ہے اگر کوئی انگریزی ادب سے مَس رکھتا ہے۔ تو اس کی پیاس بجھانے اور اس کے اندر حقیقی علم پیدا کرنے کے لئے انگریزی میں کتابیں موجود ہیں ان کا مطالعہ یقیناً طالب علم کے اندر علم و ادب کی چاشنی پیدا کرے گا اور ساتھ ساتھ روحانی انقلاب لانے کا بھی موجب ہوگا۔ طالب علم کی یہ عمر بڑی جذباتی ہوتی ہے۔ کسی بھی طرف بہہ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ یہ کتابیں اسے بہکانے سے بچائیں گی۔

احمدی طالب علم کا سرمایہ حیات قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے مضامین پر تدبر کرنا ہے اور اسے یقین واثق ہونا چاہئے کہ ہر قسم کے مضامین اس میں موجود ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے کیا خوب فرمایا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

آج کل درس و تدریس میں کنڈر گارٹن کے طریقے کو بہت اہمیت حاصل ہے اس میں تصاویر دکھا کر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے آیت عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ میں جدید طریقہ تعلیم کنڈر گارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لطیفہ کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"آج کل کے تعلیم کے طریقوں میں سے جدید ترین طریقہ کنڈر گارٹن کہلاتا ہے جو جرمنی کی ایجاد ہے اس کے لفظی معانی تو بچوں کے باغ کے ہیں مگر محاورے میں اس کے معنے بچوں کے سکول کے لئے جاتے ہیں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس طریق تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ کتابوں سے علم پڑھانے کی بجائے چیزیں دکھا کر ان کے نام سکھائے جائیں اس طرح بات اچھی طرح یاد رہتی ہے اور بچہ حافظے پر بوجھ پڑے بغیر سبق یاد کر لیتا ہے اس طریق تعلیم میں یا تو عملاً باغ میں بچے کو پھرا کر مختلف اشیاء کے نام یاد کرائے جاتے ہیں اور یا تصویروں اور مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے نمونوں کو دکھا کر مختلف اشیاء کا علم دیا جاتا ہے۔ یورپ کو اور خاص کر جرمنی کو اس طریق تعلیم پر بڑا ناز ہے مگر دیکھو کہ قرآن کریم کی اس مختصر آیت میں اسی کنڈر گارٹن کے طریق کو کس لطیف طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو زبان اس طرح نہیں سکھائی کہ الفاظ یاد کراتا بلکہ اشیاء کو پیش کر کے اور ان کے اعمال دکھا کر ان کے نام بتائے۔

دیکھئے! جن اہم امور کا قرآن مجید میں پایا جانا ضروری ہے اس کی مثال درج بالا سطور میں دی گئی ہے۔ قرآن مجید کے بغیر آسمانی آقا سے تعلق ناممکن ہے۔ اسے حرز جان بنائیں اور انتہائی شوق اور توجہ سے اس کا مطالعہ کریں کیونکہ "روئے زمین" پر اس سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے۔

یہیں پر والدین کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔ ہم جس معاشرے میں سانس لے رہے ہیں وہ مختلف زہریلے اثرات سے بھرا پڑا ہے۔ کئی برائیاں اور بدیاں مختلف ناگنوں کی صورت میں رقص کناں ہیں۔ نشے میں مخمور لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کی صحبت سے بچنا بہت ضروری ہے۔ خدانہ کرے کہ ان سے میل جول یا راہ و رسم پیدا ہو ورنہ ایک بچے کی وجہ سے سارا خاندان عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گھر کا سکھ چین ختم ہو جاتا ہے۔ مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے اور قادر و توانا کے حضور مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضور فرماتے ہیں" اس وقت ماحول مختلف برائیوں سے آلودہ ہوتا جا رہا ہے جس سے بعض اطفال اور خدام بھی متاثر ہوئے ہیں یہ برائیاں گھروں کو اجاڑ کر ویران کر رہی ہیں ان سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔"

معاشرے میں برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم۔ ٹی۔ اے کا نظام مہیا کیا ہے۔ اس کے ذریعے روحانی اور اخلاقی چشمے جاری ہیں۔ ہمارے طلبہ فارغ اوقات میں اس کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

آخر میں والدین کی توجہ صحت کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ گاہے بگاہے اپنے بچوں کا ڈاکٹری معائنہ کرائیں۔ خاص طور پر آنکھوں کا چیک اپ کرانا بہت ضروری ہے اسی طرح دوسری بیماریوں پر بھی نظر رکھیں۔ بعض اوقات ان سے تساہل اور غفلت برتنے کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ آج جس بیماری کا علاج آسانی سے کرایا جا سکتا ہے وہ آگے چل کر مہلک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

اے عزیز و اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

تبخیر معدہ کی وجوہات اور حفاظتی تدابیر

تبخیری کیفیت سے مراد وہ حالت ہے۔ جس میں کھانا کھانے کے چند گھنٹہ بعد معدہ میں گرانی، ہاتھ پاؤں میں سوزش تمام بدن میں کسل و ماندگی اور ہر قسم کا ضعف اور بدن کے بالائی حصہ میں حرارت کی خفیف زیادتی محسوس ہوا کرتی ہے۔

معدہ جس میں غذا جا کر ہضم ہوتی ہے۔ غذا کی نالی کا سب سے فراخ یعنی کھلا حصہ ہے۔ اس کی شکل مشک کی سی ہوتی ہے۔ معدہ تقریباً بارہ سے پندرہ انچ لمبا اور چار پانچ انچ چوڑا خالی حالت میں تقریباً ساڑھے چار اونس وزنی ہوتا ہے۔ سخت چیز کو پہلے دانت کاٹتے ہیں۔ پھر داڑھیں پیستی ہیں۔ اور لعاب دہن اس میں شامل ہو کر اسے نرم کر دیتا ہے۔ اور یہ حلق کے سوراخ سے گزرتی ہوئی معدہ میں پہنچتی ہے۔ معدہ کی حرارت اور قوت ہاضمہ تین چار گھنٹوں میں غذا کو تحلیل کر کے ہضم کا پہلا حصہ مکمل کر دیتا ہے۔ جس کو کیلوں کہتے ہیں۔ کیلوں کا صاف اور رقیق حصہ رگوں کے ذریعہ جگر میں پہنچتا ہے۔ وہاں جا کر پکتا ہے۔ پکنے کے بعد سودا۔ صفرا۔ خون اور بلغم وغیرہ بنتا ہے۔ جو گاڑھا فضلہ معدہ میں رہ جاتا ہے۔ معدہ کے نیچے والے سوراخ کے ذریعہ انتڑی میں سے گزرتا ہوا پاخانہ کی راہ نکل جاتا ہے۔ بدن آدم کے قیام اور صحت کے لئے معدہ کتنا زبردست مددگار ہے۔ اگر اس کو درست نہ رکھا جائے تو نہ صرف معدہ خراب ہو گا بلکہ تمام اعضاء بدن معطل اور بے کار ہو جائیں گے۔ لہٰذا معدہ کی صحت کا از حد خیال رکھیں غذا کے معدہ میں زیادہ دیر تک رکنے سے غذا سڑ کر فاسد ہو جاتی ہے۔ اس سڑی ہوئی غذا سے گیس یعنی تیزابیت، بخارات پیدا ہوتے ہیں جو دماغ دل اعصاب کے علاوہ نظام تنفس کو بری طرف متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ہم کسی کھانے کی چیز مثلاً سالن یا گوندھا ہوا آٹا گرمیوں میں بند کر کے رکھیں تو صبح کو دو نئی چیزوں کا اضافہ ہو جائے گا نمبر 1 ترشی یعنی تیزابیت۔ نمبر 2 ہوا یعنی گیس۔ غذا دیر تک معدہ میں رکنے کی وجہ خرابی اور کمزوری معدہ ہے۔ معدہ کو کمزور اور خراب کرنے کی وجہ روغنی چٹ پٹی اشیاء کا زیادہ استعمال زیادہ مٹھائی کھانا۔ جلدی جلدی بغیر چبائے غذا کھانا۔ کھانے کے فوراً بعد سو جانا۔ گرم غذا کے ساتھ ٹھنڈے پانی کا پینا کھانے کے بعد زیادہ پانی پینا۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا۔ کھانے کے فوراً بعد ورزش یا کوئی اور طاقت والا کام کرنا۔ بھوک کے بغیر یا ہر وقت کھاتے رہنا۔

یہ بات صحت کے لئے انتہائی مفید ہے کہ بھوک رکھ کر کھانا اور چھوٹے چھوٹے لقموں کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہئے۔ کھانے کے بعد تھوڑی سیر ہو۔ افلاطون لکھتا ہے۔ جس شخص کی صحت کو بھوک نے خراب کیا ہو اس کی اصلاح نہایت آسان ہے۔ لیکن جو زیادہ کھانے سے بگڑی ہو اس کا درست کرنا سخت دشوار اور مشکل ہے۔

ماہر اطباء لکھتے ہیں کہ مختلف قسم کے کھانوں میں کم کھانوں پر اکتفا کرنا حافظ صحت ہے۔ کیونکہ مختلف قسم کی غذا کھانے سے معدہ متحیر ہو جاتا ہے۔ نیز طبیعت اور قوت اس کے تحلیل کرنے سے عاجز رہتی ہے۔ ہمیشہ وہ غذا کھانی چاہئے۔ جس کی خواہش ہو ایسی غذا بہت اچھی طرح سے ہضم ہو کر عمدہ نتائج پیدا کرے گی۔ لیکن غذا کو بغیر بھوک کے کھایا جائے تو وہ اپنے کھانے والے کو کھا جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ بھوک اور جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد سے کئی گنا زیادہ بھوک کے بغیر کھانے والوں کی ہے۔ طب کی معتبر و مستند کتابوں میں تحریر ہے۔ نیز روم۔ ہند۔ فارس۔ یونان کے اطباء اس پر متفق ہیں کہ تمام امراض کا سرچشمہ یہ چیزیں ہیں۔ رات کو کم سونا، دن کو زیادہ سونا، رات کو اٹھ کر پانی پینا، پیشاب کو روک رکھنا اور شکم سیری یعنی بھرے پیٹ کی حالت میں کھانا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34901 میں نجمہ مسرت زوجہ جاوید اقبال بٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/375 یورو۔ 2۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ مسرت زوجہ جاوید اقبال بٹ جرمنی گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال بٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شمس الدین صادق جرمنی

مسل نمبر 34902 میں اعزاز رسول کوکب ولد ممتاز رسول قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کاروباری سرمایہ -/4500 یورو۔ ایک عدد کار مالیتی -/10000 یورو۔ نقد رقم -/5000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 یورو ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعزاز رسول کوکب ولد ممتاز رسول جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد امین خالد ولد محمد یعقوب جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبد المجید ولد خیر دین مرحوم جرمنی

مسل نمبر 34903 میں شاہدہ داؤد زوجہ محمد زکریا داؤد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/1030 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شاہدہ داؤد زوجہ محمد زکریا داؤد جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد زکریا داؤد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ذیشان ولد محمد زکریا داؤد جرمنی

مسل نمبر 34904 میں Abdullah Mulsiko ولد Mulsiko پیشہ معلم عمر 5؟ سال بیعت 1979ء ساکن ملائشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RM -/1038 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdullah Mulsiko ولد Mulsiko ملائشیا گواہ شد نمبر 1 Muhammad Daud Bin Daeng Patanra ملائشیا گواہ شد نمبر 2 عبد الحلیم بن معین وصیت نمبر 31176

مسل نمبر 34905 میں مریم صدیقہ جوئیہ زوجہ مبشر حسین جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 313 گرام مالیتی -/4319.40 یورو۔ 2۔ حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/81 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مریم صدیقہ زوجہ مبشر حسین جوئیہ جرمنی گواہ شد نمبر 1 مبشر حسین جوئیہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 اظہر احمد جوئیہ ولد خان محمد جوئیہ جرمنی

مسل نمبر 34906 میں نعیمہ مبارکہ بیوہ راجہ بشیر احمد صاحب مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن U.K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ خاوند محترم مکان برقبہ 10

مرلے واقع شکور پارک مالیتی -/800000 روپے کا 1/8 حصہ۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ نقد رقم پاکستان میں -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (392+2000) پونڈ ماہوار بصورت (مرحوم خاوند کی پنشن + بچوں) کی طرف سے جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 1 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نعیمہ مبارکہ بیوہ راجہ بشیر احمد صاحب مرحوم لندن گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رشید احمد لندن گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد طاہر ولد چوہدری محمد ابراہیم لندن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ امتہ الحی بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ونگ کمانڈر (ر) عبدالرشید احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ بنت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب مورخہ 7 جون 2003ء کو بعمر 58 سال C.M.H لاہور میں انتقال کر گئیں۔ مورخہ 8 جون کی صبح 11 بجے ڈیفنس لاہور میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم طارق رشید، فاروق احمد خالد، غالب احمد قاسم اور ایک بیٹی مسز رافع صدف صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ چھوٹا بیٹا زیر تعلیم ہے باقی شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم فضل احمد شاہد صاحب کارکن الفضل ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب کا نوزائیدہ بیٹا مورخہ 11 جون 2003ء کو پیدائش کے چند گھنٹے بعد وفات پا گیا۔ بعد نماز عصر دارالعلوم غربی حلقہ صادق میں مکرم منیر احمد قیب صاحب صدر حلقہ نے نماز جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ نومولود مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ کا نواسہ تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواستیں مطلوب ہیں

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ لاہور نے ضلع شیخوپورہ لاہور قصور اور اوکاڑہ کے سکونتی امیدواروں کی درخواستیں مقررہ فارم پر 24 جون 2003ء تک طلب کی ہیں۔ تعلیمی معیار F.A تک کا ہے۔ مزید تفصیل کیلئے 11 جون بروز بدھ کا اخبار "نوائے وقت" ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان دارالقضاء

مکرم کامران زاہد صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم رشید احمد صاحب جنجوعہ ولد مکرم محمد حسین صاحب جنجوعہ ساکن مکان نمبر 11/55 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/55 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے بیٹے مکرم کامران زاہد صاحب مربی سلسلہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ صغریٰ رشید صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم بشارت احمد خان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم طاہر احمد خان صاحب (بیٹا)
(4) مکرم مبارک احمد شاہد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم عامر جمشید ندیم صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ راشدہ روحی صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ عابدہ عباس صاحبہ (بیٹی)
(10) مکرم کامران زاہد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج رشتہ ناطہ لکھتے ہیں کہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مرحوم (سفینہ ٹیکسٹائل والے) لندن میں مورخہ 31 مئی 2003ء کو وفات پا گئیں۔ مورخہ 4 جون بروز بدھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں نماز ظہر سے قبل ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ فیصل آباد کی رہنے والی تھیں۔ ان کے بیٹے بابر حمید صاحب جنازہ فیصل آباد لائے جہاں 5 جون کو امیر صاحب فیصل آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد ان کے بیٹے کریم اللہ صاحب، نعیم اللہ صاحب اور داماد مکرم منور سہیل صاحب جنازہ ربوہ لائے۔ بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد قبر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

یوم خلافت کا اجلاس

یوم قدرت ثانیہ کے حوالہ سے مورخہ 27 مئی 2003ء کو بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں صدر حلقہ مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ اور مکرم اسفند یار منیب صاحب ایڈیٹر ماہنامہ خالد نے نظام خلافت کی اہمیت و برکات پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔

نکاح

مکرمہ بیگم صاحبہ میجر محمد اسلم صاحب مرحوم سبزہ زار راولپنڈی سے لکھتی ہیں کہ میری پوتی مکرمہ عائشہ منہاس صاحبہ بنت مکرم میجر ولید اسلم منہاس صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم عمران مسرور احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب مقیم کینیڈا بعوض بارہ ہزار ڈالرز (12000) پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے مورخہ 28 مارچ 2003ء کو ایوان توحید راولپنڈی میں پڑھا۔ مکرم عمران مسرور صاحب مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب آف حیدرآباد کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

ڈاکٹر خواجہ وحید احمد 21 شکور پارک ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم خواجہ محمد امین صاحب امرتسری (ریٹائرڈ ریلوے لاہور) ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ طویل علالت کے بعد مورخہ 10 جون 2003ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ مرحوم پابند صوم صلوٰۃ غریب پرور اور ہمدرد طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے خواجہ مظفر احمد صاحب کینیا میں مربی سلسلہ ہیں آپ کی نماز جنازہ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں اگلے روز بعد نماز فجر پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایران میں حکومت کے خلاف مظاہرہ

ایران میں ہزاروں طلباء نے حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے آئین میں ترامیم اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای ملکی پالیسیوں اور اسلامی حکومت کیلئے خطرہ ہیں۔ مظاہروں کا آغاز طلباء نے کیا جن میں ہزاروں عام لوگ بھی شامل ہو گئے اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ آزادی اور انصاف کا مطالبہ کیا۔ بی بی سی کے مطابق پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے طاقت استعمال کی۔ ایران میں ان مظاہروں سے امریکی انتظامیہ اور ان ممالک کو خوشی ہوگی جو ایران میں حکومت کی تبدیلی چاہتے ہیں۔

شمالی کوریا کا انتباہ شمالی کوریا نے امریکہ کو انتباہ کیا ہے کہ جنگ کوئی کھیل نہیں ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ جارحیت کی گئی تو جارح عناصر صرف موت اور تباہی کی ہی خبر پائیں گے۔

صدام زندہ ہیں عراقی لیڈر شیلابی نے کہا ہے کہ صدام زندہ ہیں انہیں شمالی علاقے میں دیکھا گیا ہے۔

قازقستان کی حکومت مستعفی قازقستان کے وزیر اعظم نے کابینہ کے اجلاس میں غیر متوقع طور پر اپنے اور اپنی کابینہ کے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

فدائی حملہ میں 20 یہودی ہلاک متعدد بیت المقدس کے تجارتی مرکز مال روڈ پر ایک بس میں خودکش حملے سے کم از کم 20 یہودی ہلاک اور 53 شدید زخمی ہو گئے۔ ایک فلسطینی نے بس میں گھس کر خود کو بم سے اڑا لیا اور بس کے پرخچے اڑ گئے۔ حماس نے دھماکہ کی ذمہ داری قبول کر لی۔ اسرائیل نے ایک گھنٹے بعد ایک کار پر میزائل داغ دیا جس سے 8 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	13۔جون	زوال آفتاب	12-08
جمعہ	13۔جون	غروب آفتاب	7-17
ہفتہ	14۔جون	طلوع فجر	3-20
ہفتہ	14۔جون	طلوع آفتاب	4-59

بائیکاٹ پارلیمنٹ کیلئے نیک شگون نہیں

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ افسوسناک ہے اور پارلیمنٹ کیلئے نیک شگون نہیں۔ وہ پارلیمنٹ ہاؤس میں اخبارنویسوں سے بات چیت کررہے تھے۔ وزیراعظم سے پوچھا گیا کہ اپوزیشن بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کررہی ہے اس کا کیا اثر ہوگا؟ وزیراعظم نے کہا میں تو ان سے درخواست کرسکتا ہوں کہ وہ قومی بجٹ پر بحث میں حصہ لیں۔ یہ کسی ایک پارٹی یا فرد کا نہیں پوری قوم کا بجٹ ہے۔ ایل ایف او پر اپوزیشن سے گزشتہ اکتوبر سے بات چیت کررہے ہیں، یہ بات چیت جاری ہے اور ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں۔

جنرل مشرف نے آخری حد تک جانے کا فیصلہ کرلیا

فیصلہ کرلیا متحدہ اپوزیشن نے صدر مملکت جنرل مشرف کے لاہور اور کوہاٹ میں خطاب پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنرل مشرف نے قوم کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے لگتا ہے انہوں نے آخری حد تک جانے کا فیصلہ کرلیا ہے اس لئے اب ہم بھی آخری حد تک جانے کو تیار ہیں۔ غیرآئینی صدر کے خلاف ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی۔ اپوزیشن جماعتوں نے افہام وتفہیم کیلئے شروع دن سے لچک دکھائی لیکن حکومت کے رویے میں ضد ہے۔

اپوزیشن کا بجٹ کارروائی سے لاتعلقی کا اعلان

سینٹ اور قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی اپوزیشن ارکان نے شدید ہنگامہ آرائی کی اور لاتعلقی کا اعلان کیا۔ ہنگامہ آرائی کے بعد اپوزیشن ارکان ایوان سے واک آؤٹ کرگئے۔ تاہم دونوں ایوانوں میں کارروائی جاری رہی۔ ایوان بالا میں اپوزیشن کے تمام سینیٹرز نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ رکھی تھیں۔

جنرل مشرف نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا

کیا دینی جماعتوں کے سربراہوں نے داڑھی کے متعلق ریمارکس پر صدر مملکت پر سخت تنقید کی ہے قاضی حسین احمد نے کہا کہ جنرل مشرف کی طرف سے شریعت بل پر تنقید صوبائی خودمختاری کے اندر مداخلت ہے جو دستور کی طرف سے صوبوں کو ملی ہے۔ صوبے اپنی حدود کے اندر رہ کر قانون سازی میں آزاد ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے داڑھی اور برقعہ کی توہین پر صدر مشرف کے خلاف سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ صدر مملکت کو داڑھی کی توہین نہیں کرنے دینگے۔ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ داڑھی سنت رسول ہے۔ جنرل مشرف داڑھی کا مذاق اڑا کر اہانت رسولؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مذہبی اقدار کا مذاق اڑانا ان کا بہت بڑا جرم ہے۔

سابق سپیکر سندھ اسمبلی کا قتل

پٹھادر کے علاقہ انچولی میں ایک ہوٹل کے سامنے نامعلوم حملہ آوروں نے اندھا دھند فائرنگ سے مسلم لیگ (ق) کے کوآرڈینیٹر اور سابق سپیکر سندھ اسمبلی رزاق خان ہلاک کردیا جبکہ ان کا ڈرائیور شدید زخمی ہوگیا بعدازاں ہسپتال میں چل بسا۔ مقتول انچولی کی طرف سے آرہے تھے کہ دہشت گردی کا نشانہ بن گئے۔

زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی سستی کرنے سے کسان خوشحال ہوجائیں گے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ وزیراعظم کے حکم پر پنجاب میں یکم مئی سے زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی 33 فیصد سستی کردی گئی ہے۔ اس فیصلہ سے کسانوں کی مالی حالت بہتر ہوگی اور پیداوار میں اضافہ ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بجلی سستی کرنے کیلئے صوبائی حکومت 48 کروڑ روپے کی سبسڈی دے گی۔ صنعتوں کو دی جانے والی مراعات زرعی شعبہ کو بھی دی جائیں گی۔ زرعی ٹیوب ویلوں کو رعایتی نرخوں پر بجلی فراہم کرنے کا مستقل نظام وضع کیا جارہا ہے۔ جس کے تحت زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے دس بجے رات سے پانچ بجے صبح تک بجلی قیمتوں میں 30 سے 35 فیصد کمی مستقل بنیادوں پر کردی جائے گی۔ یاد رہے کہ موجودہ مالی سال میں پنجاب بھر میں چار ہزار ٹیوب ویلوں کو بجلی کے نئے کنکشن دیئے جائیں گے اور آئندہ ہرسال پانچ ہزار نئے کنکشن کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

سرحد کے 24 ضلعی ناظمین نے استعفے واپس لے لئے

واپس لے لئے صوبہ سرحد کے 24 ضلعی ناظمین نے اپنے استعفے واپس لینے کا اعلان کردیا ہے ناظمین کے نمائندہ پرویز خٹک نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ صدر مشرف اور وزیراعلیٰ سرحد نے یقین دہانی کرائی ہے کہ 7 روز کے اندر ہمارے اختیارات بحال کردیئے جائیں گے۔

امریکہ پاکستان کو اسلحہ فروخت کرتا رہے گا

امریکہ نے پاکستان کو اپنا اتحادی قرار دیتے ہوئے بھارت پر واضح کیا ہے کہ وہ پاکستان کو اسلحے کی فروخت اور دیگر امداد کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھے گا بھارتی نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی کے دورہ امریکہ کے اختتام پر وہائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پاک بھارت تعلقات پر نظر رکھے ہوئے ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ صدر مشرف سمیت پاکستانی حکام کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے۔ ہمارا پاکستان کے ساتھ ہر طرح تعاون جاری رہے گا دہشت گردی کے خلاف جنگ ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی ایجنڈا ہے اور ہم جنوبی ایشیا میں امن واستحکام کیلئے تمام ممکنہ اقدامات اٹھائیں گے۔

صدر مشرف کے دورے کے نتیجے میں امریکہ بقیہ قرضے معاف کردیگا

کردیگا سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ صدر جنرل مشرف کے دورہ امریکہ کے نتیجہ میں پاکستان کے ذمہ 1.8۔ارب ڈالر کے قرضے معاف ہوجائیں گے۔ قبل ازیں امریکہ پاکستان کے ذمہ واجب الادا ایک ارب ڈالر کے قرضے معاف کرچکا ہے۔

اپوزیشن کو اجازت

اجازت صوبائی حکومت نے پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کو ایل ایف او پر اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے تاہم اپوزیشن ایل ایف او کے خلاف قرارداد پیش نہیں کرسکے گی۔

سعودی عرب پاکستان کو 31 ارب کا تیل مفت دیگا

مفت دیگا سعودی عرب پاکستان دو کروڑ دس لاکھ بیرل تیل مفت دیگا۔ یہ تیل آئندہ مالی سال کے دوران پاکستان کو دیا جائے گا۔ اس تیل کی مالیت 31۔ارب چار کروڑ روپے ہے۔ رواں مالی سال کے دوران سعودی عرب نے 39 ارب دو کروڑ روپے مالیت کا تیل مفت دیا تھا۔ سعودی عرب پانچ سالوں سے دو کروڑ بیرل تیل مفت پاکستان کو دے رہا ہے۔

کوہاٹ ٹنل کا تعارف

جاپان کے تعاون سے بننے والی دوستی ٹنل کا 10 جون کو صدر جنرل پرویز مشرف نے افتتاح کیا۔ یہ پانچ ارب روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے اور یہ منصوبہ چار سالوں میں مکمل ہوا ہے۔ اس ٹنل کی تعمیر سے ملک کے بعض اضلاع کو پشاور سے ملایا گیا ہے۔ یہ ٹنل 1.88 کلومیٹر لمبی ہے۔ جاپان اور پاکستان کے انجینئرز نے مل کر جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے عالمی معیار کی ٹنل کو تعمیر کیا ہے۔ یہ ٹنل کوہاٹ شہر سے 25 کلومیٹر شمال سے شروع ہوکر درہ آدم خیل بازار سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر ختم ہوتی ہے۔ اس میں کمپیوٹرائزڈ کنٹرول روم بنایا گیا ہے۔ ٹنل میں 16 کلوز سرکٹ کیمرے نصب ہیں اور ٹنل کے اندر جانے والی گاڑیوں کو مانیٹر کیا جاسکے گا اور سرنگ کے باہر ایک طاقتور کیمرے کے ذریعہ چار کلومیٹر تک کی گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں ریکارڈ کرسکے گا۔ ٹنل میں حد رفتار چالیس کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی اور اوسطاً روزانہ چھ ہزار گاڑیاں گزریں گی۔

نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 15 جون 2003ء بوقت صبح 9:00 بجے فروخت کیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

اے سی۔ وی سی آر۔ ٹائپ رائٹر۔ ٹیلی فون سیٹ۔ صوفہ سیٹ۔ کرسیاں۔ میز۔ پنکھے۔ ایگزاسٹ فین۔ سائیکل۔ سریا۔ جنریٹر۔ بیڈ لکڑی۔ گھاس کاٹنے والی مشین۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

تاج روم کولر
زنگ سے پاک جستی چادر اور جالی سے تیار شدہ
کولنگ کی گارنٹی کے ساتھ
نیز ہر قسم کے کولر کی خسیں لگوائیں
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 213765

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان قم کاشان ... کوکیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29